شب قدر

کا پیغام امت مسلمہ کے نام

از

حضرت مولانا حفظ الرحمٰن پالن پوری (کاکوسی)

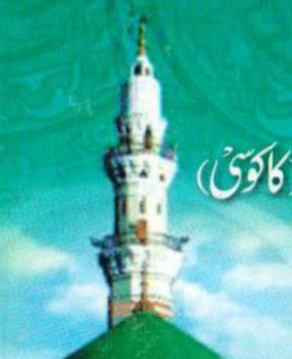

باہتمام

مولانا علی حسن مظاہری

ناظم دارالعلوم امدادیہ گڑھی یمنا نگر

ناشر

شعبہ نشر و اشاعت

دارالعلوم امدادیہ گڑھی یمنا نگر (ہریانہ)

فہرست مضامین

عنوان	صفحات
امت محمدیہ کی فضیلت	۳
اس امت کی خصوصیت اور موسیٰؑ کی درخواست	۴
اس امت کی دوسری خصوصیت	۵
اس امت کی تیسری اور چوتھی خصوصیت	۵
اس امت کی پانچویں اور چھٹی خصوصیت	۶
اس امت کی ساتویں خصوصیت اور موسیٰؑ کی درخواست	۸
شب قدر کی فضیلت وعظمت	۹
قرآن کا نزول کب ہوا؟	۹
شب قدر کتنی اہم رات ہے	۱۰
شب قدر میں پچھلے گناہوں کی مغفرت	۱۱
شب قدر کی سب سے بڑی فضیلت	۱۱
اس امت کے لئے تیز پرواز کی صورتیں	۱۲
اس امت کے ساتھ اللہ کا خصوصی فضل ڈیوٹی کم اور وظیفہ زیادہ	۱۳
شب قدر کا انعام امت کو کیوں ملا؟	۱۴
شب قدر کے انعام کا سبب	۱۵

ان گھڑیوں کی قدر کرو ۱۶
شب قدر کا پیغام امت کے نام ۱۶
لیلۃ القدر کو لیلۃ القدر کیوں کہتے ہیں؟ ۱۷
لیلۃ القدر کی دوسری وجہ تسمیہ ۱۷
لیلۃ القدر کی تیسری فضیلت ۱۹
لیلۃ القدر میں فرشتوں کا زمین پر اترنا ۱۹
جبرئیل امین فرشتوں کے جھرمٹ کے ساتھ زمین پر ۲۱
شب قدر کونسی رات ہے؟ ۲۲
قدردانوں کو یہ رات مل جاتی ہے ۲۳
آخری عشرہ کی فضیلت ۲۴
شب قدر کو مبہم رکھا گیا ۲۵
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے ساتھ شفقت ورحمت ۲۵
جھگڑے کی نحوست ۲۶
شب قدر کے اخفا کی مصلحتیں پہلی مصلحت ۲۷
دوسری اور تیسری مصلحت ۲۸
یہ رات شاہانہ جشن کی رات ہے ۲۸
یہ رات سراپا سلام ہے ۲۹
شب قدر کا پیغام ۳۰
شب قدر میں معمولات کیا ہوں؟ ۳۰

الحمد لله و کفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ...... امابعد!

فَاَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ☆ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ فِی لَیْلَۃُ الْقَدْرِ وَمَااَدْرٰکَ مَالَیْلَۃُ الْقَدْرِ. صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ

امت محمدیہ کی فضیلت

میرے محترم دوستو! عزیز! بزرگو!

بڑے مبارک لمحات اور بڑی قیمتی گھڑیاں چل رہی ہیں، جس میں اللہ تعالیٰ کی عمومی رحمتوں کی بارش ہوتی ہے، رحمت کا عشرہ گزرگیا، یہ مغفرت کا عشرہ چل رہا ہے۔

برزگو! اللہ تعالیٰ نے اس امت کو بہت اونچا مقام عطا فرمایا ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے قرآن میں اس امت کی تمام امتوں پرفضیلت و برتری کو ظاہر فرمایا ہے۔ **کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ**

تم بہترین امت ہو، کسی اورامت کوخیرِ امت کا خطاب نہیں ملا، تمہیں وجود دیا گیا ہے لوگوں کی نفع رسانی کے لئے، تمہارا کام اورتمہارا وظیفۂ حیات ہے امر بالمعروف اورنہی عن المنکر

اس امت کے نبی سارے نبیوں سے افضل اور یہ امت ساری امتوں سے

بہتر-ظہور میں سب سے آخر-اور دخول جنت میں سب سے پہلے

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اَلْجَنَّةُ حُرِّمَتُ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ حَتّٰی اَدْخَلَهَا وَحُرِّمَتُ عَلَی الْاُمَمِ حَتّٰی تَدْخُلَهَا اُمَّتِیُ (طبرانی فی الاوسط)

جنت سارے نبیوں پرحرام ہے یہاںتک کہ میں جنت میں داخل ہوجاؤں اور جنت ساری امتوں پر حرام ہے یہاں تک کہ میری امت جنت میں داخل ہوجائے۔

اس امت کی خصوصیت اور موسیٰؑ کی درخواست

جس امت کو اللہ تعالیٰ نے خیر امت کا لقب دیا ہو، اس کے مقام ومرتبہ کا کیا اندازہ ہوسکتا ہے! اس امت کے فضائل ومناقب پچھلی کتابوں میں بھی مذکور ہیں۔

حضرت موسیٰؑ نے تورات میں مختلف مقامات پر اس امت کے فضائل دیکھے، تو اللہ تعالیٰ سے عرض کرنے لگے۔

یَارَبِّ اَجِدُفِی الْاَلْوَاحِ اُمَّةً خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ یَأْمُرُوْنَ بَالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ

پروردگار! تورات کی تختیوں میں ایک ایسی امت کا تذکرہ پا رہا ہوں جس کو آپ نے خیر امت بنایا ہے، جس کا کام ہے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر

رَبِّ اجْعَلْهُمْ اُمَّتِیُ

پروردگار! انہیں میری امت بنادے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

تِلْکَ اُمَّۃُ اَحْمَدَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

موسیٰ! وہ تو احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہے۔

اس امت کی دوسری خصوصیت

حضرت موسیٰؑ نے حق تعالیٰ سے عرض کیا

رَبِّ اِنِّی اَجِدُفِی الْاَالْوَاحِ اُمَّۃً ھُمُ الْاٰخِرُوْنَ فِی الْخَلْقِ اَلسَّابِقُوْنَ فِی دُخُوْلِ الْجَنَّۃِ

پروردگار! تورات کی تختیوں میں ایسی امت کو پارہا ہوں جو تخلیق میں اور دنیا میں آنے میں سب سے آخر ہے، اور دخول جنت میں سب سے پہلے ہے۔

رَبِّ اجْعَلْھُمْ اُمَّتِی .... میرے رب انہیں میری امت بنادے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا.......... تِلْکَ اُمَّۃُ اَحْمَدَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

موسیٰؑ! وہ تو احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہے۔

اس امت کی تیسری اور چوتھی خصوصیت

حضرت موسیٰؑ نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا

رَبِّ اِنِّی اَجِدُ فِی الْاَلْوَاحِ اُمَّۃً اَنَا جِیْلُھُمْ فِی صُدُوْرِھِمْ یَقْرَاُوْنَھَا

پروردگار! تورات میں ایسی امت کا تذکرہ ہے کہ جن کی آسمانی کتاب ان کے سینوں میں محفوظ ہوگی جس کو وہ پڑھیں گے۔ اور ان سے پہلے کی امتوں کا یہ حال تھا کہ وہ اپنی کتاب دیکھ کر پڑھتے تھے، جب کتاب ان کے سامنے نہ ہو تو وہ نہیں

پڑھ سکتے تھے۔

وَاِنَّ اللّٰہَ اَعۡطَاکُمۡ اَیَّتُھَا الۡاُمَّۃُ مِنَ الۡحِفۡظِ شَیۡئًا لَمۡ یُعۡطِہٖ اَحَدً امِنَ الۡاُمَمِ

اور اے امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے تمہیں حفظ کی وہ نعمت عطا فرمائی ہے جو پچھلی کسی امت کو نہیں ملی،

قَالَ رَبِّ اجۡعَلۡھُمۡ اُمَّتِی ...... موسیٰؑ کہنے لگے، میرے رب! انہیں میری امت بنادے۔

قَالَ تِلۡکَ اُمَّۃُ اَحۡمَدَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ ...... حق تعالیٰ نے فرمایا...... موسیٰؑ! وہ تو احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہے۔

پھر آگے اور فضائل پڑھے اور کہنے لگے۔

رَبِّ اِنِّی اَجِدُ فِی الۡاَلۡوَاحِ اُمَّۃً یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡکِتَابِ الۡاَوَّلِ وَبِالۡکِتَابِ الۡآخِرِ

پروردگار! تورات میں ایسی امت کا تذکرہ ہے جو اگلی کتابوں پر بھی ایمان لائے گی اور آخری کتاب پر بھی ایمان لائے گی۔

اور یہ لوگ اہل ضلالت اور اہل باطل سے قتال کریں گے۔ **حَتّٰی یُقَاتِلُوۡا الۡاَعۡوَرَ الۡکَذَّابَ** ...... یہاں تک کہ یہ جھوٹے کانے دجال سے بھی قتال کریں گے۔

فَاجۡعَلۡھُمۡ اَمَّتِیۡ ...... پس انہیں میری امت بنادے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا، موسیٰؑ! **تِلۡکَ اُمَّۃُ اَحۡمَدَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ** وہ تو احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہے۔

اس امت کی پانچویں اور چھٹی خصوصیت

موسیٰؑ نے اور آگے پڑھا اور کہنے لگے

رَبِّ اِنِّی اَجِدُ فِی الْاَلْوَاحِ اُمَّةً صَدَقَاتُهُمْ یَأْكُلُوْنَهَا فِی بُطُوْنِهِمْ وَیُؤْجَرُوْنَ عَلَیْهَا

پروردگار! تورات میں ایسی امت کا ذکر ہے، جن کے صدقات وہ خود کھائیں اور انہیں اس پر صدقات کا اجر بھی ملے گا۔ جبکہ پہلی امتوں کا حال تو یہ تھا کہ جب وہ صدقہ کرتے اور وہ قبول ہوتا تو آسمان سے آگ آکر اسے کھا جاتی اور نہ قبول ہوتا تو ایسے ہی رکھا رہ جاتا پھر اسے جنگل کے درندے بھیڑیئے اور پرند کھا لیتے۔

رَبِّ فَاجْعَلْهُمْ اُمَّتِی ...... میرے رب انہیں میری امت بنا دے

قَالَ تِلْكَ اُمَّةُ اَحْمَدَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ...... حق تعالیٰ نے فرمایا وہ تو احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہے۔

پھر چھٹی جگہ پڑھا اور کہنے لگے۔

رَبِّ فَاِنِّی اَجِدُ فِی الْاَلْوَاحِ اُمَّةً اِذَا هَمَّ اَحَدُهُمْ بِحَسَنَةٍ ثُمَّ لَمْ یَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهٗ حَسَنَةٌ

میرے رب! تورات میں ایسی امت کا ذکر ہے کہ جب ان میں کا کوئی نیکی کا ارادہ کرے گا تو ارادہ پر ایک نیکی لکھ دی جائیگی اور اگر وہ نیکی کر لے گا تو دس گنا سے سات سو گنا تک لکھا جائے گا۔

رَبِّ اجْعَلْهُمْ اُمَّتِی ...... پروردگار! انہیں میری امت بنا دے

قَالَ تِلْکَ اُمَّۃُ اَحْمَدَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ......اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ تو احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہے۔

اس امت کی ساتویں خصوصیت اور موسیٰؑ کی درخواست

حضرت موسیٰؑ کہنے لگے

رَبِّ اِنِّی اَجِدُفِی الْاَلْوَاحِ اُمَّۃً ھُمُ الْمُشَفِّعُوْنَ

پروردگار! تورات میں ایسی امت کا تذکرہ ہے جس کو شفاعت کا حق حاصل ہوگا اور ان کی سفارش قبول بھی ہوں گی۔

فاجْعَلْھُمْ اُمَّتِی......انہیں میری امت بنادے

قَالَ تِلْکَ اُمَّۃُ اَحْمَدَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ......اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ تو احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہے۔

بزرگو! سوچو! کیا مقام ومرتبہ ہے اس امت کا؟ کیا خصوصیات ہیں اس امت کی؟ جس امت میں ہم اور آپ ہیں۔ جس کے فضائل ومناقب پچھلی آسمانی کتابوں میں بھی مذکور ہیں۔

حدیث کے راوی حضرت قتادہؒ کہتے ہیں۔

وَذُکِرَلَنَا اَنَّ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ نَبَذَ الْاَلْوَاحَ وَقَالَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِی مِنْ اُمَّۃِ اَحْمَدَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ...... کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت موسیٰؑ نے باربار درخواستیں کرنے کے بعد وہ تختیاں نیچے ڈالدی اور یوں درخواست کی کہ اے اللہ! (اگر وہ امت مجھے نہیں ملتی تو) مجھے احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی

امت میں سے بنادے۔

شب قدر کی فضیلت وعظمت

اندازہ لگاؤ! اللہ تعالیٰ نے اس امت کو کیا عظمت عطا کی ہے، اللہ تعالیٰ نے اس امت کونوازنے کے لئے مختلف موقعے اور گھڑیاں دی ہیں۔ اور مقامات دیئے ہیں۔

رمضان کا یہ مہینہ اس نے امت کونوازنے کے لئے دیا ہے، پھر اس مہینہ میں ایک رات مرحمت فرمائی جس میں اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے اپنی نوازش کے دہانے کھول دیتا ہے۔

اِنَّا اَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَااَدْرٰكَ مَالَيْلَةُ الْقَدْرِ

بیشک ہم نے قرآن کو لیلۃ القدر میں اتارا۔

شب قدر کی فضیلت کے لئے یہی بات کافی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا کلام اس رات میں اتارا یہ فضیلت اس رات کے لئے کیا کم ہے کہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے عظمت والے کلام کے لئے...... برکت والے کلام کیلئے

رحمت والے کلام کے لئے...... ہدایت والے کلام کیلئے

اس رات کا انتخاب کیا، قرآن کیا ہے؟ اس کونا چیز کے ایک رسالہ ''قرآن کی عظمتِ شان'' میں پڑھیئے۔

قرآن کا نزول کب ہوا؟

ایک ہے انزال یعنی قرآن کا یکبارگی اتارنا اور ایک ہے تنزیل یعنی تھوڑا

تھوڑا اتارنا، سب سے پہلے قرآن یکبارگی اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ سے بیت العزت میں سماء دنیا پر اتارا۔ یہ بیت العزت میں یکبارگی قرآن شب قدر میں اتارا جس کو قرآن میں ایک جگہ کہا

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْآنُ هُدًی لِلنَّاسِ

رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا جو ہدایت کا ذریعہ ہے لوگوں کے لئے......اس کے بعد بیت العزت سے جبرئیل امین تیئس سال کے عرصہ میں تھوڑا تھوڑا کر کے لاتے رہے، سب سے پہلی آیتیں قرآن کریم کی جو غار حرا میں نازل ہوئیں وہ سورۂ اقرأ کی آیتیں ہیں۔

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِی خَلَقَ. خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ

شب قدر کتنی اہم رات ہے

اللہ تعالیٰ آگے اس رات کا تعارف کرواتے ہیں

وَمَا اَدْرٰکَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ

آپ کو پتہ ہے لیلۃ القدر کیا ہے؟ اس کی عظمت شان کیا ہے؟ کیا عجیب تعبیر ہے جو اس کی عظمت ظاہر کر رہی ہے۔

لوگو! تمہارے اوپر ایک مہینہ آ رہا ہے جس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

مَنْ حَرَمَهَا فَقَدْ حَرَمَ الْخَیْرَ کُلَّهٗ وَلَا یَحْرَمَ خَیْرَهَا اِلَّا مَحْرُوْمٌ.

(ابن ماجہ)

جو اس رات سے محروم رہ گیا وہ ساری خیر سے محروم رہ گیا اور اس کی خیر سے محروم وہی رہتا ہے جو حقیقۃً محروم ہے، جس کے نصیب پھوٹے ہوئے ہیں۔

شب قدر میں پچھلے گناہوں کی مغفرت

یہ رات جس خوش نصیب کو نصیب ہوتی ہے اس کے پچھلے گناہوں کی بخشش ہو جاتی ہے۔

حدیث شریف میں ہے

مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَاِحْتِسَابًا غُفِرَلَهُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

جو شخص شب قدر میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت کے ساتھ کھڑا ہو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔(بخاری و مسلم)

کھڑا ہونے کا مطلب کیا ہے؟ کھڑا ہونے کا مطلب ہے نماز پڑھے، اور اسی حکم میں ہے اور عبادت، تلاوت، ذکر وغیرہ بھی

ایمان اور احتساب یہ دونوں شریعت کی خاص اصطلاحیں ہیں، یعنی اللہ کو رب اور آقا اور اپنے آپ کو غلام و بندہ سمجھ کر اس کے سامنے کھڑا ہو، اور احتساب یعنی اس عمل پر کئے گئے وعدوں پر کامل یقین ہو............ تو اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کی مغفرت کر دیتے ہیں۔

لیکن یہ یاد رکھنا چاہئے یہاں گناہوں سے مراد صغیرہ گناہ ہیں، اس لئے کہ علماء کا اجماع ہے کہ کبیرہ گناہ بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتے۔

شب قدر کی سب سے بڑی فضیلت

پہلی اور سب سے بڑی فضیلت شب قدر کی یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنا قرآن اتارا، نزول قرآن کا عظیم واقعہ اس شب میں ہوا۔ آگے دوسری بڑی فضیلت بتا کر اللہ تعالیٰ اس کی عظمت ظاہر فرما رہے ہیں۔

لَیۡلَةُ الۡقَدۡرِ خَیۡرٌ مِنۡ اَلۡفِ شَهۡرٍ

شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

ایک رات کی عبادت ہزار مہینوں سے بہتر ...... اور ہزار مہینوں کے تیراسی سال چار ماہ بنتے ہیں، ایک رات کی عبادت کا اتنا بڑا ثواب!

پھر عجیب بات یہ کہ ہزار مہینوں کے برابر نہیں کہا بلکہ ...... خَیۡرٌ مِنۡ اَلۡفِ شَهۡرٍ ہزار مہینوں سے بہتر ...... کتنا بہتر؟ اس کی کوئی حد نہیں بتلائی۔

دگنی، چوگنی، دس گنی، سوگنی ...... سارے ہی احتمالات ہو سکتے ہیں۔

اس امت کے لئے تیز پرواز کی صورتیں

درحقیقت اللہ تعالیٰ اس امت کو تیز پرواز کی راہیں عطا فرماتا ہے۔

سفر کی سواریاں مختلف قسم کی ہوتی ہیں، ایک سفر بیل گاڑی سے ہوتا ہے، گدھے اور خچر سے ہوتا ہے، یہ بہت دھیمی رفتار کا سفر ہے۔

اس سے تیز سفر گھوڑے کی سواری سے ہوتا ہے، اس سے تیز بس، کار اور ٹرین کا ہوتا ہے۔ اس سے تیز اور تیز تر سفر ہوائی جہاز کا ہوتا ہے جو مہینوں کا اور دنوں کا سفر گھنٹوں میں طے کر لیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ایسے مواقع امت کو تیز پرواز کے لئے دیئے ہیں، تاکہ امت تھوڑے وقت میں لمبا سفر کر سکے، اس امت کی عمریں چھوٹی ہیں۔

ایک رات کا ثواب تیراسی سال چار مہینے...... اگر کسی خوش نصیب کو زندگی کے دس سال کی دس راتیں مل گئیں تو اس کے کھاتے میں تقریباً ساڑھے آٹھ سوسال کی پرواز، اور اگر بیس راتیں زندگی میں میسر آ گئی تو کتنی پرواز؟

تقریباً سترہ سوسال......ساٹھ ستر سال کی عمر میں سے سترہ سوسال سے زیادہ کی پرواز کرسکتا ہے، یہ اللہ تعالیٰ کا اس امت پر کتنا بڑا انعام ہے کہ اس کو تقرب الی اللہ اور وصول الی اللہ کے لئے کیسی زبردست پرواز عطا کی کہ یہ امت اپنی چھوٹی عمر میں وہ پرواز کرسکتی ہے جو پرواز پچھلی امتیں سینکڑوں سال میں نہیں کرسکیں۔

اس امت کے ساتھ اللہ کا خصوصی فضل ڈیوٹی کم اور وظیفہ زیادہ

اسی لئے حدیث میں فرمایا

اِنَّمَا مَثَلُکُمْ وَمَثَلُ الْیَھُوْدِ وَالنَّصَارٰی ......کہ تمہاری اور تم سے پہلی امتوں یہود و نصاریٰ کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی آدمی کچھ مزدور کام پر رکھے اور ان مزدوروں سے کہے۔

مَنْ یَّعْمَلُ لِی اِلٰی نِصْفِ النَّھَارِ عَلٰی قِیْرَاطٍ قِیْرَاطٍ

کون صبح سے دوپہر تک میرے پاس کام کرے گا، مزدوری کرے گا جس کی مزدوری میں ایک قیراط دونگا۔ پس یہود نے ایک قیراط مزدوری پر صبح سے ظہر تک کام

کیا، پھر نصاریٰ نے ظہر سے عصر تک ایک قیراط پر کام کیا......پھر آئی باری تمہاری

ثُمَّ اَنْتُمُ الَّذِیْنَ تَعْمَلُوْنَ مِنْ صَلَاۃِ الْعَصْرِ اِلٰی مَغَارِبِ الشَّمْسِ عَلٰی قِیْرَاطَیْنِ قِیْرَاطَیْنِ

انہوں نے تو صبح سے دوپہر تک اور دوپہر سے عصر تک کام کیا...... اور مزدوری ایک قیراط ملی اور تمہارے کام کا وقت عصر سے مغرب تک ، بس تھوڑی ڈیوٹی......اور مزدوری ڈبل، دو قیراط

فَغَضِبَتِ الْیَھُوْدُ وَالنَّصَارٰی ...... یہ ماجرا دیکھ کر یہود و نصاریٰ غصہ کرنے لگے ناراض ہونے لگے اور کہنے لگے، عجیب بات ہے۔

نَحْنُ اَکْثَرُ عَمَلاً وَّاَقَلُّ عَطَاءً ...... کہ ڈیوٹی تو ہماری زیادہ، کام کا وقت ہمارا زیادہ اور وظیفہ ہمارا کم ؟

تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا...... **ھَلْ ظَلَمْتُمْ مِنْ حَقِّکُمْ شَیْئًا**...... بتاؤ! تمہارا جو حق تھا اور تمہارے سے جو قرار ہوا تھا اس میں تمہارے لئے کوئی کمی ہوئی ؟ یا جو طے تھا وہ پورا پورا ملا ؟

وہ کہنے لگے نہیں کمی تو نہیں ہوئی پورا پورا ملا۔

تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا (جب تم پر کوئی ظلم نہیں ہوا، بلکہ پورا پورا مل گیا تو اب میں اگر اس (امت محمدیہ) کو اس کی مزدوری بڑھا کردوں تو) **فَذٰلِکَ فَضْلِی اُوْتِیْهِ مَنْ اَشَاءُ** یہ میرا خصوصی فضل ہے میں جسے چاہوں دے سکتا ہوں۔

(بخاری حدیث نمبر ۲۱۴۹)

شب قدر کا انعام امت کو کیوں ملا؟

شب قدر کا انعام امت کو ملا ہی ہے بلند پروازی کے لئے چونکہ اس کی عمریں چھوٹی ہیں اور پرواز بلند کروانی ہے۔

حدیث میں ہے، اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شب قدر حق تعالیٰ نے میری امت کو مرحمت فرمائی، پہلی امتوں کو نہیں ملی۔

حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی امتوں کی عمروں کو دیکھا کہ لمبی لمبی عمریں ہیں جس میں جس طرح کے کار خیر کرنا چاہیں کر سکتے ہیں، اور آپؐ کی امت کی عمریں بہت تھوڑی ہیں اگر یہ نیک اعمال میں برابری کرنا چاہیں تو ناممکن ......کہاں ساٹھ ستر سال اور کہاں سات سو آٹھ سو سال اس سے اللہ کے لاڈلے نبی کو رنج ہوا......تو اس کی تلافی میں اللہ تعالیٰ نے یہ رات مرحمت فرمائی، اور بھی کئی روایات ہیں۔

شب قدر کے انعام کا سبب

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی اسرائیل کے ایک مجاہد کا حال بیان کیا جو ایک ہزار مہینہ تک مسلسل جہاد میں مشغول رہا، کبھی ہتھیار نہیں اتارے، اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ حال سنایا تو مسلمانوں کو تعجب ہوا......اس پر سورۂ قدر نازل ہوئی، جس میں اس امت کے لئے صرف ایک رات

کی عبادت کو اس مجاہد کی عمر بھر کی عبادت یعنی ایک ہزار مہینوں سے بہتر قرار دیا۔

(تفسیر مظہری)

ان گھڑیوں کی قدر کرو

لہٰذا اس رات کی خوب قدر کرنا چاہئے، اس رات کو طاعت وعبادت میں گزارنا چاہئے، اللہ کی طرف متوجہ ہوکر اس سے خوب دعائیں کی جائیں، غفلت وسستی میں اس کو ضائع نہیں کرنا چاہئے۔

یہ رات بڑی مبارک اور رمضان کی ساری ہی گھڑیاں بڑی مبارک ہیں جس میں حق تعالیٰ شانہٗ فرشتوں کے سامنے فخر کرتے ہیں۔

حدیث میں ہے "بَاهٰى بِهِمْ مَلٰئِكَتَه" اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے فخر کرتے ہیں ......اس لئے اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا...... (جب اللہ فرشتوں کے سامنے فخر کرتے ہو تو) فَارُو اللّٰهَ مِنْ اَنْفُسِكُمْ خَيْرًا" تو اللہ کے بندو! اللہ کو اپنی طرف سے خیر دکھلاؤ، جب اس کی نگاہ کرم تمہارے اوپر پڑے تو وہ تمہیں خیر ہی پر دیکھے۔

شب قدر کا پیغام امت کے نام

جب بات ایسی ہی ہے کہ یہ رات بڑی بابرکت ہے اس کا ثواب اتنا بڑا ہے، اور خدا تمہیں یہ اعزاز دے رہا ہے کہ وہ خود بھی فرشتوں کے سامنے فخر کرتا ہے اور تمہارے اعزاز واکرام میں فرشتوں کو گروہ در گروہ زمین پر اتارتا ہے......تو یہ رات پوری امت کے نام یہ پیغام دے رہی ہے کہ......اے امت مسلمہ! اٹھ اور اللہ کی طرف

متوجہ ہوجا، غفلت تیرے لئے زیبا نہیں ہے، وہ کریم آقا ہے جس کا اندازِ کرم یہ ہے۔

مَنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَیْہِ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ اِلَیْہِ بَاعاً وَمَنْ اَتَانِی یَمْشِیْ اَتَیْتُہٗ ھَرْوَلَةً.

جو میری طرف ایک بالشت بڑھتا ہے میں اس کی طرف ایک ہاتھ بڑھتا ہوں اور جو میری طرف ایک ہاتھ بڑھتا ہے میں اس کی طرف دو ہاتھ بڑھتا ہوں، اور جو میری طرف چل کر آتا ہے میری رحمت اس کو لپک کر لے لیتی ہے۔

دنیا کی چند کوڑیوں کی خاطر زندگی کی کتنی راتیں جاگ کر لوگ گذار دیتے ہیں اور اس پر انہیں ذرا بھی بوجھ نہیں پڑتا، کیا دین کی خاطر رمضان کی چند راتیں یا ایک رات نہیں جاگ سکتے، بس دل پر لینے اور دل میں سما جانے کی بات ہے۔

لیلۃ القدر کو لیلۃ القدر کیوں کہتے ہیں؟

یہ رات بڑی عظمت وشرافت والی ہے، اس کو لیلۃ القدر کہتے ہی اس لئے ہے کہ اس میں عظمت وشرف ہے، قدر کے ایک معنی عظمت وشرف کے ہے، امام زہری وغیرہ علماء نے اس جگہ یہی معنی لئے ہیں، اور جس نے اس رات میں اپنے آپ کو عبادت ودعا میں لگا دیا وہ بھی عظمت وشرف والا ہو گیا۔

ابو بکر وراق کہتے ہیں کہ اس رات کو لیلۃ القدر اس لئے کہتے ہیں کہ جس آدمی کی اس سے پہلے اپنی بے عملی کے سبب کوئی قدر وقیمت نہ تھی، اس رات میں توبہ واستغفار اور عبادت کے ذریعہ وہ صاحب قدر وشرف بن جاتا ہے۔

(مستفاد از معارف القرآن)

لیلۃ القدر کی دوسری وجہ تسمیہ

قدر کے دوسرے معنی تقدیر و حکم کے بھی آتے ہیں، اس معنی کے اعتبار سے اس رات کو لیلۃ القدر اس لئے کہتے ہیں کہ اس رات میں تمام مخلوقات کے لئے جو کچھ تقدیر ازلی میں لکھا ہوا ہے، اس کے سال بھر کے یعنی رمضان سے رمضان تک کے تقدیری امور متعلقہ فرشتوں کے حوالہ کئے جاتے ہیں۔

اس میں ہر انسان کی عمر - موت - رزق اور بارش وغیرہ کی مقداریں متعلقہ فرشتوں کو لکھوا کر حوالہ کی جاتی ہے، عمر کتنی؟ موت کب؟ روزی کتنی؟ بارش کتنی ہوگی؟ اس سال کون حج کرے گا؟ وغیرہ امور کی فائلیں فرشتوں کو سونپی جاتی ہیں۔

اور وہ بڑے فرشتے جن کو تقدیر و تنفیذ کے امور سونپے جاتے ہیں وہ بقول حضرت ابن عباسؓ کے چار فرشتے ہیں، اسرافیل، میکائیل، عزرائیل اور جبرئیل علیہم السلام (ایضاً بحوالہ قرطبی)

رہا یہ سوال کہ سال بھر کے فیصلے تو شب برأت میں ہوتے ہیں، یہاں شب قدر میں بتایا جا رہا ہے۔ سورۂ دخان میں ہے۔ **اِنَّـا اَنْـزَلْـنَـاهُ فِی لَیْلَةٍ مُبَارَكَةٍ اِنَّـا كُنَّا مُنْذِرِیْنَ. فِیْهَا یُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِیْمٍ. اَمْراً مِنْ عِنْدِنَا.** ...... اس میں صراحت ہے کہ فیصلے اس رات میں ہوتے ہیں...... اور لیلۃ مبارکہ سے جمہور نے شب قدر ہی مراد لی ہے...... تو علماء نے اس کا جواب اور تطبیق اس طرح دی ہے کہ تجویز تو شب برأت میں ہوتی ہے اور تنفیذ شب قدر میں ہوتی ہے یعنی سال بھر کے امور کی فائلیں پاس ہو کر فرشتوں کے حوالہ تو شب برأت میں ہو جاتی ہیں۔ البتہ اس

کا نفاذ شب قدر میں ہوتا ہے۔(تفسیر مظہری)

لیلۃ القدر کی تیسری فضیلت

لیلۃ القدر کی پہلی فضیلت کہ اس میں قرآن کا نزول ہوا، دوسری فضیلت کہ یہ ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے اب قرآن اس کی تیسری فضیلت بیان کرر ہا ہے۔

تَنَزَّلُ الْمَلٰئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ

اترتے ہیں اس رات میں فرشتے اور روح القدس اپنے رب کے حکم سے

روح سے مراد جمہور کے نزدیک جبرئیل امین ہیں، فرشتوں کے ذکر کے بعد خصوصیت سے جبرئیل امین کا ذکر ان کی افضلیت کے سبب کیا۔

روح کی تفسیر میں مفسرین کے اور بھی اقوال ہیں، بعض کا قول ہے کہ روح سے مراد ایک بہت بڑا فرشتہ ہے جس کے سامنے تمام آسمان وزمین ایک لقمہ کے بقدر ہیں۔

بعض کا قول ہے کہ اس سے مراد فرشتوں کی ایک مخصوص جماعت ہے جو اور فرشتوں کو بھی صرف لیلۃ القدر میں نظر آتے ہیں، ایک قول یہ ہے کہ یہ اللہ کی کوئی مخصوص مخلوق ہے جو کھاتے پیتے ہیں مگر نہ فرشتے ہیں نہ انسان۔

پانچواں قول یہ ہے کہ روح سے مراد حضرت عیسیٰؑ ہیں جو امت محمدیہ کے کارنامے دیکھنے کے لئے ملائکہ کے ساتھ اترتے ہیں۔

مگر جمہور کا قول یہی ہے کہ اس سے مراد جبرئیل امین ہیں۔

لیلۃ القدر میں فرشتوں کا زمین پر اترنا

کتنے فرشتے اترتے ہیں؟

بعض علماء کہتے ہیں کہ سارے ہی فرشتے یکے بعد دیگرے ایمان والوں کی زیارت اوران سے ملنے کے لئے اترتے ہیں پھران میں سے بعض آسمان دنیا ہی تک اتر کررہ جاتے ہیں۔

فرشتوں کوحق تعالیٰ شانہ ایمان والوں کی زیارت اور دیدار کے لئے اس لئے اتارتے ہیں کہ ایک وقت میں فرشتوں نے انسان کی ابتدائی حالت دیکھ کرطنزاً کہا تھا۔

اَتَجۡعَلُ فِيۡهَا مَنۡ يُّفۡسِدُ فِيۡهَا وَيَسۡفِکُ الدِّمَآءَ

یارب! کیا آپ زمین پر ایسی مخلوق پیدا کررہے ہیں جو زمین میں فساد پھیلائیگی اورخونریزی کریگی......مگر جب اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کردیا اور ترقیات کے وہ مدارج عطا فرمائے کہ جہاں تک فرشتوں کی رسائی نہیں..........تو اب انسانی کمالات کے مشتاق بن کراوپر سے وہی فرشتے اتر رہے ہیں۔

بعض علماء کہتے ہیں کہ سارے فرشتے نہیں آتے بلکہ کچھ مخصوص فرشتے اترتے ہیں جو حضرت جبرئیلؑ سے متعلق ہیں، یہ ایمان والوں کی زیارت کرتے ہیں ملاقات کرتے ہیں، ان کے لئے دعا کرتے ہیں......پھر جب یہ فرشتے رات گذار کراوپر جاتے ہیں تو اوپر کے فرشتے جومختلف کاموں میں لگے ہوئے ہیں، اور جنت کے کارکن فرشتے ان سے احوال دریافت کرتے ہیں کہ انسانوں کو کیسا پایا؟

یہ فرشتے ایک ایک مرد اور ایک ایک عورت کا نام لے کر کارگذاری دیتے ہیں، احوال بتاتے ہیں، بھلے اور نیک لوگوں کے احوال سناتے ہوئے کہتے ہیں کہ فلاں بن فلاں کو ہم نے عبادت میں، تلاوت میں، یادالٰہی میں اورنماز ودعا میں پایا۔

اور بروں کے بارے میں کہتے ہیں کہ فلاں بن فلاں کو ہم نے خراب اور خستہ حالت میں پایا غفلت وسستی میں پایا (مستفاد از تفسیر حقانی)

پتہ چلا کہ انسانوں کی پوری کارگذاری آسمانی دنیا میں نام بنام سنائی جاتی ہے، کیسے خوش نصیب ہیں وہ بندے جن کی نیکی اور بھلائی کا چرچا آسمانوں میں ہورہا ہو۔

اور کیسے بدنصیب اور بدبخت ہیں وہ بندے جن کی بدی اور برائی کا چرچا نورانی مخلوق میں ہورہا ہو، اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے بھلے بندوں میں شامل کرے۔ آمین

جبرئیل امین فرشتوں کے جھرمٹ کے ساتھ زمین پر

اس رات میں جبرئیل امین فرشتوں کے جھرمٹ کے ساتھ زمین پر اترتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اِذَا کَانَ لَیۡلَۃُ الۡقَدۡرِ نَزَلَ جِبۡرَئِیۡلُ فِیۡ کَبۡکَبَۃٍ مِنَ الۡمَلٰئِکَۃِ یُصَلُّوۡنَ عَلٰی کُلِّ عَبۡدٍ قَائِمٍ اَوۡ قَاعِدٍ یَذۡکُرُ اللّٰہَ عَزَّ وَ جَلَّ (بیہقی فی شعب الایمان)

جب لیلۃ القدر ہوتی ہے تو جبرئیل امین فرشتوں کے ایک جھرمٹ کے ساتھ زمین پر اترتے ہیں، اور ہر اس بندے کے لئے جو کھڑے یا بیٹھے اللہ کا ذکر کررہا ہوتا ہے، اور عبادت میں مشغول ہوتا ہے...... دعائے رحمت کرتے ہیں۔

کیا اعزاز ہے ایمان والوں کا، جن کے دیدار کے لئے، اور جن کی زیارت کے لئے اور جن کے واسطے دعا واستغفار کے لئے آسمان سے نورانی مخلوق اترتی ہے۔

بلکہ روایتوں میں تو یہاں تک ہے کہ حضرت جبرئیل تمام فرشتوں کو تقاضا فرماتے ہیں کہ ہر ذاکر شاغل کے گھر جاویں اور ان سے مصافحہ کریں۔

ایک روایت میں ہے کہ فرشتے حضرت جبرئیل کے کہنے پر متفرق ہو جاتے ہیں اور کوئی چھوٹا، بڑا جنگل یا کشتی ایسی نہیں ہوتی جس میں کوئی مومن ہو اور وہ فرشتے مصافحہ کرنے کے لئے وہاں نہ جاتے ہو......لیکن اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا سور یا حرام کاری کی وجہ سے جنبی ہو یا تصویر ہو۔

مسلمانوں کے کتنے گھر ایسے ہیں جن میں خیالی زینت کے لئے تصویریں لٹکائی جاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی اتنی بڑی نعمت رحمت سے اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو محروم کر دیتے ہیں، تصویر لٹکانے والا ایک آدھ ہوتا ہے مگر سارے ہی گھر کو اپنے ساتھ محروم کر دیتا ہے۔

شب قدر کونسی رات ہے؟

یہ رات کب آتی ہے اس میں علماء کے مختلف اقوال ہیں، بعض علماء کہتے ہیں کہ یہ رات پورے سال میں گھومتی ہے، اسے سال بھر تلاش کرنا چاہئے۔

بعض کا قول ہے کہ یہ رات پورے رمضان میں ایک رات ہوتی ہے لہٰذا اسے رمضان میں تلاش کرنا چاہئے، اسی لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع میں پورے مہینہ کا اعتکاف فرمایا شب قدر کی تلاش کے لئے۔

تیسرا قول یہ ہے کہ رمضان کے آخری عشرہ میں ہوتی، اسی لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ آخری عشرہ کا اعتکاف کیا ہے۔

چوتھا قول یہ ہے کہ آخری عشرہ کی طاق راتوں میں ہوتی ہے۔۲۱/۲۳/۲۵/۲۷/۲۹/ کیونکہ حدیث میں ہے۔ تَحَرَّوْ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ فِی الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ (بخاری)

شب قدر کو تلاش کرو آخری عشرہ کی طاق راتوں میں

پانچواں قول ہے کہ شب قدر خاص ستائیسویں رات ہے۔

قدر دانوں کو یہ رات مل جاتی ہے

قدر دانوں کو یہ رات مل جاتی ہے، وہ برابر کوشش میں لگے رہتے ہیں، بعض بزرگوں کا قول ہے مَنْ اَحْیٰی السَّنَةَ کُلَّهَا اَدْرَکَ لَیْلَةَ الْقَدْرِ ...... جو پورے سال شب بیداری کرے گا تہجد کا اہتمام کرے گا اسے ضرور شب قدر مل جائے گی۔

لہٰذا ہمیں بھی اس کی عادت ڈالنی چاہیۓ اس کی قدر پیدا کرنی چاہیۓ، آخر دنیا کے لئے ہم کتنی راتیں جاگ کر گزار دیتے ہیں، بات دل میں سما جانے کی ہے دل میں اگر چسکہ لگ جائے تو سینکڑوں راتیں جاگنا آسان ہے ؎

الفت میں برابر ہے وفا ہو کہ جفا
ہر چیز میں لذت ہے اگر دل میں مزا ہو

بوستاں میں ایک حکایت لکھی ہے کہ ایک شہزادے کا ایک قیمتی موتی رات کے وقت کسی جگہ گر گیا تھا تو اس نے حکم دیا کہ اس جگہ کی تمام کنکریاں اٹھا کر جمع کرلو، اس کا سبب پوچھا گیا تو اس نے کہا کہ اگر کنکریاں چھانٹ کر جمع کی جائیں تو ممکن تھا کہ وہ لعل ان میں نہ آتا پیچھے رہ جاتا اور جب ساری ہی کنکریاں اٹھالی گئی ہیں تو وہ لعل ضرور آئیگا، کسی نے اس کا خوب ترجمہ کیا ہے۔

اے خواجہ چہ پرسی زشب قدر نشانی
ہر شب شب قدر است اگر قدر بدانی

اے بزرگ! کیا شب قدر کی نشانی پوچھتا ہے اگر تجھ میں قدر پیدا ہو جائے تو تیرے لئے ہر رات شب قدر ہے رات کے آخری پہر کی قدر جان لے تو تجھے ہر رات شب قدر کا مزہ آئے۔

آخری عشرہ کی فضیلت

پورے سال اگر نہ ہو سکے تو کم از کم رمضان میں تو ضرور اس کا اہتمام کرنا چاہئے، خصوصاً پچھلا پہر اللہ کی عبادت اور دعا و گریہ وزاری میں گذارا جائے۔

اگر پورا رمضان بھی نہ ہو سکے تو کم از کم آخری عشرہ تو ضرور شب بیداری کے ساتھ گذارا جائے، احادیث میں اس عشرہ کے بڑے فضائل ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری عشرہ میں عبادت وغیرہ کا بڑا اہتمام فرماتے تھے، مجاہدہ بڑھا دیتے تھے۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مَالَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهِ (مسلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری عشرہ میں عبادت وغیرہ میں وہ مجاہدہ کرتے اور مشقت اٹھاتے جو دوسرے دنوں میں نہیں کرتے تھے۔

ایک روایت میں ہے اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِيْزَرَهٗ وَاَحْيٰى لَيْلَهٗ وَ اَيْقَظَ اَهْلَهٗ (بخاری ومسلم)

جب رمضان کا آخری عشرہ شروع ہوتا تو آپ کمر کس لیتے اور پوری رات

جاگتے عبادت وغیرہ میں اور اپنے گھر کے لوگوں کو بھی جگا دیتے۔

شب قدر کو مبہم رکھا گیا

اگر اتنا بھی نہ ہوسکے تو کم از کم آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تو ضرور جاگنے کا اہتمام کرنا چاہئے کہ زیادہ تر آخری عشرہ کی انہی طاق راتوں میں شب قدر ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت بالغہ سے اس رات کو مبہم رکھا، بتا کر اس کو مخفی کر دیا گیا، اس میں اس کی بیشمار مصلحتیں ہیں جن کا احصا کون کرسکتا ہے۔

قرآن کریم میں ایک جگہ فرمایا...... اِنَّا اَنزَلنَاہُ فِی لَیلَۃِ القَدرِ...... کہ ہم نے قرآن کو لیلۃ القدر میں اتارا...... اور دوسری جگہ فرمایا شَھرُ رَمَضَانَ الَّذِی اُنزِلَ فِیہِ القُرآنُ...... کہ قرآن رمضان کے مہینہ میں اتارا...... اس سے اشارہ ملتا ہے کہ شب قدر رمضان کی راتوں میں سے کوئی رات تھی (معارف الحدیث)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے ساتھ شفقت ورحمت

بخاری شریف کی روایت ہے حضرت عبادہ بن صامتؓ فرماتے ہیں۔

خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ لِیُخبِرَنَا بِلَیلَۃِ القَدرِ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں شب قدر کی اطلاع دینے کے لئے باہر تشریف لائے...... آپ کو پہلے اس کی تعیین بذریعہ خواب بتلادی گئی تھی...... حدیث میں ہے ...... اُرِیتُ ھٰذِہِ اللَّیلَۃِ ثُمَّ اُنسِیتُھَا ...... مجھے یہ بات خواب میں بتلادی گئی تھی پھر مجھے بھلا دیا گیا۔ (مشکوۃ)

تو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں شب قدر بتلانے کے لئے گھر سے باہر نکلے

فَتلاحٰی رَجُلانِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَقَالَ خَرجتُ لِاُخبرکُم بِلَیْلَۃِ الْقَدْرِ فَتلاحٰی فُلانٌ وَفُلانٌ فَرُفِعَتْ......تو دو آدمیوں میں جھگڑا ہو رہا تھا تو حضرت نے فرمایا میں تمہیں شب قدر بتلانے کے لئے نکلا تھا مگر فلاں فلاں آدمیوں میں جھگڑا ہو رہا تھا تو اس کی تعیین اٹھالی گئی۔

پھر آپؐ نے فرمایا

عَسٰی اَنْ یَّکُوْنَ خَیْرًا لَکُمْ فَالْتَمِسُوْھَا فِی التَّاسِعَۃِ وَالسَّابِعَۃِ وَالْخَامِسَۃِ

ممکن ہے کہ یہی تمہارے لئے بہتر ہو، اس کی تعیین کا اٹھ جانا ہی تمہارے حق میں خیر ہو، لہٰذا تم ۲۹ / ۲۷ / اور ۲۵ ویں میں تلاش کرو۔

جھگڑے کی نحوست

اس سے اندازہ لگاؤ کہ جھگڑا کتنی بڑی محرومی اور نحوست کی چیز ہے جس کی وجہ سے اتنی بڑی خیر اٹھالی گئی اور یہی نہیں بلکہ جھگڑا ہمیشہ خیر و برکات سے محرومی کا ذریعہ ہوتا ہے۔ جھگڑا شریعت میں بہت ہی ناپسندیدہ ہے، اس سے بچنے کی مختلف طریقوں سے تاکید کی گئی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اَنَازَعِیْمٌ بِبَیْتٍ فِی رَبَضِ الْجَنَّۃِ لِمَنْ تَرَکَ الْمِرَاءَ وَاِنْ کَانَ مُحِقًّا.

میں جنت کے اطراف میں ایک گھر دلانے کی ذمہ داری لیتا ہوں...... اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جنت میں محل دلانے کی ذمہ داری لیتے ہیں۔

کس کے لئے؟ لِمَنْ تَرَکَ الْمِرَاءَ ......اس آدمی کے لئے جو جھگڑا چھوڑ دے ''وَاِنْ کَانَ مُحِقًّا'' اگر چہ حق پر ہو۔

یعنی آدمی حق پر ہے، لوگ اس کے فیور میں ہیں، کورٹ کچہری میں بھی اس کی موافقت میں فیصلہ ہوسکتا ہے..........مگر اس کے باوجود وہ جھگڑا چھوڑ دے تو اس کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم جنت میں محل کی ضمانت لے رہے ہیں۔

معلوم ہوا کہ جھگڑا بہت ہی بری چیز ہے۔

شب قدر کے اخفا کی مصلحتیں پہلی مصلحت

اللہ تعالیٰ کی حکمت بالغہ کون سمجھ سکتا ہے، ظاہری طور پر تعیین کا اٹھ جانا اگر چہ بڑی خیر کا اٹھ جانا ہے، لیکن اللہ کی طرف سے ہے اس لئے ہمارے حق میں خیر ہی ہے۔اسی لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

عَسٰی اَنْ یَّکُوْنَ خَیْرًا لَکُمْ......ممکن ہے کہ یہ تمہارے لئے خیر ہو

علماء نے اس کے اخفا کی مختلف مصلحتیں لکھی ہیں، حضرت شیخ زکریاؒ نے بھی اس کو فضائل رمضان میں مفصل لکھا ہے۔

پہلی حکمت یہ ہے کہ اگر یہ رات متعین ہوتی تو بہت سی کوتاہ طبیعتیں اس رات میں تو تھوڑا بہت اہتمام کر لیتیں، مگر اور راتوں کا اہتمام بالکل چھوڑ دیتیں، بالکل ہی غافل ہو جاتیں اور اخفا کی صورت میں......شاید آج شب قدر ہو شاید آج شب قدر ہو......اس احتمال پر کچھ راتوں میں عبادت کی توفیق نصیب ہو جاتی ہے۔

دوسری اور تیسری مصلحت

دوسری مصلحت یہ بھی ہے کہ بہت سے لوگ گناہوں کے عادی ہوتے ہیں، انہیں گناہوں کے بغیر چین نہیں آتا، طبیعتوں میں سکون ہی گناہوں سے ملتا ہے، اگر یہ رات متعین ہوتی اور وہ لوگ اسی طرح گناہوں پر جرأت کرتے تو ان کے لئے سخت خطرہ اور اندیشہ ہوتا...... تو حق سبحانہ وتقدس کی رحمت نے اس کو گوارہ نہ کیا کہ اس عظمت والی رات کے معلوم ہونے کے بعد کوئی گناہ پر جرأت کرے۔

تیسری مصلحت یہ کہ حق تعالیٰ شانہ فرشتوں پر فخر کرتے ہیں...... اور اس صورت میں تفاخر کا اور زیادہ موقع ہے کہ بندے باوجود معلوم نہ ہونے کے محض احتمال اور خیال پر رات رات بھر جاگتے ہیں، اور عبادت میں مشغول رہتے ہیں کہ جب احتمال پر اس قدر کوشش کرتے ہیں تو اگر بتلا دیا جاتا کہ یہی رات شب قدر ہے تو پھر ان کی کوشش کا کیا حال ہوتا ان کے علاوہ اور بھی متعدد مصلحتیں ہوسکتی ہیں۔

(فضائل رمضان)

یہ رات شاہانہ جشن کی رات ہے

بہرحال یہ رات بڑی اہم اور بابرکت ہے قرآن اس رات کی چوتھی فضیلت بیان کررہا ہے "مِنْ كُلِّ اَمْرٍ"، بعض علماء من کل امر کو مستقل ایک جملہ قرار دیتے ہیں اور من بیانیہ ہے...... تو اس صورت میں اس کے معنی یہ ہوں گے کہ ہرکام کے اور ہر قسم کے فرشتے اترتے ہیں...... کیونکہ فرشتے مختلف کاموں میں لگے ہوتے ہیں، کوئی رکوع میں، کوئی سجدہ میں، کوئی قیام میں، کوئی جمال حق کے مشاہدہ

ہیں، کوئی ایمان والوں کے لئے دعا واستغفار میں تو کوئی نظام کائنات کے امور پر متعین ہیں، کسی کے ذمہ آسمانوں کا پہرہ ہے، کوئی ہوا کے نظام پر تو کوئی پانی کے نظام پر تو کسی کے ذمہ بادلوں کی ڈیوٹی ہے۔

غرض تمام فرشتے مختلف کاموں اور ڈیوٹیوں میں لگے ہوئے ہیں......اس رات میں یہ تمام فرشتے اپنے کاموں کو چھوڑ کر زمین پر اترتے ہیں۔ ایمان والوں سے ملنے دیکھنے، فیض پہنچانے اور دعا کے لئے اترتے ہیں، آج کی رات اس دنیا پر شاہانہ جشن ہوتا ہے، تمام فرشتوں کو اپنے کام اور ڈیوٹی سے چھٹی مل جاتی ہے، حق تعالیٰ کی تجلیات اور انوارات کی بارش ہوتی ہے، عالم غیب کے عالم شہادت سے ملنے سے ایک نئی کیفیت پیدا ہوتی ہے، ملائکہ کے انوارات عالم پر چھا جاتے ہیں، عالم مثال (آخرت) کا عالم اجسام (دنیا) پر غلبہ ہوتا ہے، ایسی بابرکت گھڑیوں میں جو عبادت کی جاتی ہے وہ دل کی تھاہ میں بہت زیادہ اثر انداز ہوتی ہے، غرض یہ رات اس عالم اجسام پر شاہانہ جشن کی رات ہے۔

یہ رات سراپا سلام ہے

آگے قرآن کہتا ہے "سَلاَمٌ" اس کی اصل "هِیَ سَلاَمٌ" ہے یہ رات سراپا سلام ہے یعنی تمام رات فرشتوں کی طرف سے مومنین پر سلام ہوتا رہتا ہے کہ ایک فوج آتی ہے دوسری جاتی ہے جیسا کہ بعض روایات میں اس کی تصریح ہے، یا یہ مراد ہے کہ یہ رات سراپا سلامتی ہے شر وفساد وغیرہ سے امن ہے۔

هِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ...... یہ رات انہی برکات کے ساتھ طلوع فجر تک

رہتی ہے یہ نہیں کہ اس کے کسی ایک حصہ میں برکت ہواور کسی میں نہ ہو بلکہ صبح تک برابر برکات کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔

شب قدر کا پیغام

لہٰذا اس رات کی تلاش میں ہم سب کو فکر کرنا چاہئے، اس کے لئے جدوجہد کرنی چاہئے، دنیا کے لئے ہم لوگ کتنی راتیں جاگ لیتے ہیں مزدور اور کسان بعض دفعہ پوری رات جاگتا ہے، مسافر کبھی رات بھر جاگتا رہتا ہے......تو اتنی قیمتی دولت کے لئے اگر چند راتیں ہم جاگنے کا اہتمام کرلیں تو کیا مشکل ہے، بس قدر کی ضرورت ہے، کسی نے خوب کہا ہے۔

مَنْ لَمْ یَعْرِفْ قَدْرَ اللَّیْلَةِ لَمْ یَعْرِفْ لَیْلَةَ الْقَدْرِ ......جو رات کی قدر نہ جانے وہ لیلۃ القدر کو کیا جانے، رات کے قیمتی اوقات کی قدردانی کرنا چاہئے۔

یہ رات ہر ایمان والے کو یہ پیغام دیتی ہے کہ اے بندہ مومن! خدا کی رحمت لوٹ لے، غفلت وسستی چھوڑ دے کریم کے دربار میں آجاوہ بڑا معاف کرنے والا ہے، بڑی جود و عطا والا ہے، اس کی رحمت نوازنے کے لئے بہانہ ڈھونڈتی ہے۔

؎ رحمت حق بہانہ می جوید بہانمی جوید

شب قدر میں معمولات کیا ہوں؟

مشائخ نے لکھا ہے کہ شب قدر میں ہر چیز اللہ کے سامنے سجدہ کرتی ہے حتی کہ درخت زمین پر گر جاتے ہیں پھر اپنی جگہ کھڑے ہو جاتے ہیں......مگر ایسی چیزوں کا تعلق امور کشفیہ سے ہے جو ہر شخص کو محسوس نہیں ہوتے۔

اماں عائشہؓ نے ایک موقع پر اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا

یَـا رَسُـوْلَ الـلّـٰـهِ! اَرَئَیْـتَ اِنْ عَـلِـمْـتُ اَیَّ لَیْـلَةٍ لَیْـلَةَ الْـقَـدْرِ مَا اَقُوْلُ فِیْهَا.

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اگر مجھے شب قدر کا پتہ چل جائے تو کیا دعا مانگوں؟

آپؐ نے ارشاد فرمایا یہ دعا کرو اَلـلّٰهُـمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَـنِّـی. اے اللہ! بیشک تو معاف کرنے والا ہے، معافی کو پسند کرتا ہے پس تو مجھے معاف کردے۔ (ترمذی ابن ماجہ)

بڑی جامع دعا ہے کہ حق تعالیٰ شانہ اپنے لطف وکرم سے آخرت کے مطالبے سے معاف فرمادیں تو اور کیا چاہئے۔

من نگویم طاعتم بپذیر ☆ قلم عفو بر گناہم کش

میں نہیں کہتا کہ میری طاعت قبول کرلے بلکہ معافی کا قلم میرے گناہوں پر پھیر دے۔

اس رات میں دعائیں، عبادت، نماز، تلاوت وغیرہ میں اپنے آپ کو مشغول رکھنا چاہئے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان مبارک گھڑیوں کی قدر دانی کی توفیق عطا فرمائے اور ان مبارک ساعات کے انوار وفیوض سے مستفیض فرمائے۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

☆☆☆

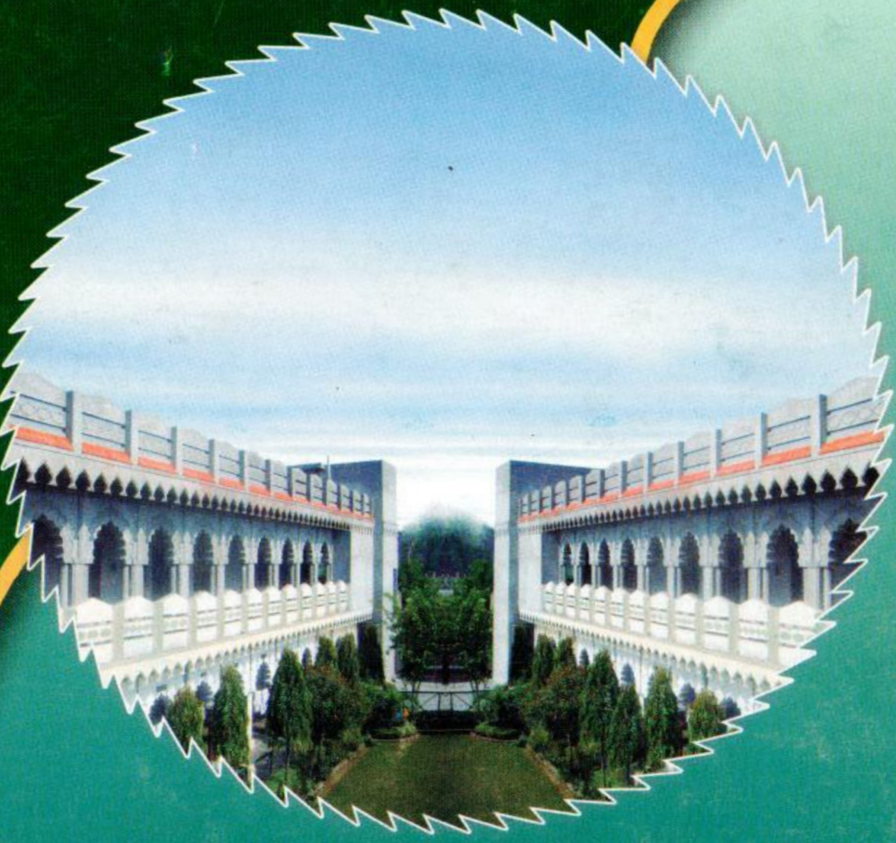

Designed By: M.UsMaN-9358144141

DAR-UL-ULOOM IMDADIA

GARHI YAMUNA NAGAR (H.R.) INDIA

MOBIE : 09416024060